غور کرو سیر بھر روز جنس ہے تو تیس دن کے تیس سیر ہوئے
اور چالیس سیر کا ایک من ہے تو چالیس پونے تیس سیر کا پون
من ٹھہرا بس پون من ہی واجب کا گر ہوا۔

مثال

آمد یومیہ
واجب تیس یوم
مع من ساڑھے سات ہوئے تو دس پونے ساڑھے سات من
لکھدو حساب کیا ضرور

گر در دام کا اور دام ہر جنس کی قیمت لگانے کو کہتے ہیں اور اسکے گر یہ ہیں

ایضاً

چار روپیوں سیر ہے ایک چیز — چار آنے چھٹانک کر لے تمیز
چار پاؤ آنے دام کے پہچان — ایک آنے کی چار پائی جان
ساٹھہ روپیوں کو سیر ہی ایک شے — ساٹھہ آنے کو ایک چھٹانک وہ ہے
ساٹھہ پائی کے پندرہ آنے ہیں — پندرہ آنے کو دام جانتے ہیں
دیکھ جتنے روپیوں فی آثار — اتنے ہی آنے کو ہے چھٹانک اے یار

استنے ہی پاؤ آنے دام کے ہین
یاد رکھہ چار شعر کام کے ہین

مثال

عـــہ چار چوک سولا کی ضرب سے چار سیر کے سولا روپے تو پہلے لکہے۔

عـــہ چار چھٹانک پاو سیر کے ہین تو چار آنے کو چھٹانک ہی تو چار چوک سولا آنے ایک روپیہ بھر لکے

ایک دام کے چار پاؤ آنے ہوے اسکا ایک آنہ لکہے۔

دردام لکاوے۔

دوسرا گر دردام کا

ایک روپیہ کو جتنے سیر جانا ہی اوتنے چھٹانک کو اک آنا
اور اتنے ہی دام کو ہی اک پاؤ دردام ہی ہی دوامت کھاؤ
دس سیر ایک چیز ہے روئے ایک آنے کو دس چھٹانک سمجھو
دس دام کا پاؤ آنا جانو دس من چالیس کے پہچانو
یعنی ایک روپیہ کو دس سیر کوئی جنس ہے تو دس دام کو پاو آنہ اور دس

چھٹانک کو ایک آنہ اور دس من کو چالیس روپے ہوتی ہیں

مثال

عـــ من

[illegible]

فی روپیہ ۱۰ ار

ـــــ قیمت

عـــ من لـ - اسی روپے ہوی دس من کو چالیس سے کو رسے

۱۰ ار [illegible] - ایک روپیہ دس سیر کا جو نرخ ہے سے ہے

[illegible] ار ایک آنہ دس چھٹانک کا موافق گو رسے کے

[illegible] - پاو آنہ دس دام موافق کو رسے کے چار دام کے

ایک چھٹانک ہوتی ہے - تو دو چھٹانک دو دام کے دس دام

ہوئے -

جملہ قیمت [illegible] ہو گیا جو مطلوب تہا -

	کو رکچی پلہ کی در دام کا	

تو دو چہی سیر کا ہی کچہہ پلہ مہربان — تیل بجتا ہی اسیکی وزن سو ہر جان

جتنی روپیوں کو ہی پلہ اوتنی ہی پائی کو		ایک ہوگا سیر بارا پائی کا آنا کہو

مثلاً ۱۸ فی پلہ روغن سیاہ ہے اور پلہ چہیا نو سیر کا ہے تو اٹھارہ دونی چہتیس پائی کو ایک سیر ہوگا اور چہتیس پائی کے بارا پائی کے آنے کے حساب سے تین آنے ہوے تم تین آنے کو سیر کہدو اور بارار وسے پلہ پر تو چوبیس پائی یعنی دو آنی کو سیر کہدو۔

گور پلی کی قیمت سی سیر کی ردام لگانی کا	

جتنی روپیونکو ہی پلہ کوئی سے ایک آنا ٹہان لو تیس آنکہہ کا		اسکی چوگن انکہہ فرضی ٹہان لے ہی وہ ہیں ایک سیر کی قیمت ہجا

مثال

۱ر یعنی ایک سیر کوئی جنس ہے۔

فی پلہ ص

انکہہ بنای ہندرا چوک ساٹہہ کی حساب سے چوگن فرض کری اور

انکہہ کا ایک آنا سمجہتی

۲ر دو آنی کہدی

دوسرا الورا ویکا

جتنی روپیونکو ہی پلہ کوی چیز		تجہسی مین کہتا ہون ای حب تمیز
تنی ہی آنونکو ساڑہی سات سیر		ہوتا ہی کرتا ہی کیون قیمت مین دیر
تنی پاو آنی کو ساڑہی سات پاو		ہوگا پہر کیا دیر ہی قیمت لگاو
وتنی ہی دامونکو ساڑہی سات دام		کرلی یہ ہی جودت فکرت کا کام

مثال

۱۵ بندرا سیر ایک شی ہے جو دس روپی پلہ قیمت سے بکتی ہے تو دس آنے ساڑہے سات سیر کے حساب سے پندرا سیر کے بیس آنی ہوے اسکا سوا روپیہ عہ کہدو

گو رسیری من کے دردام لگانیکا

جتنی آنونکو سیر ہی ایک چیز		پانچ گن اسکو کر برای تمیز
اوسکی نصفی روپی کو من جانو		پہر تگن کرکے پلہ بچانو تم

مثال

۲ سر دو آنی ایک سیر کوئی جنس ہے تو اوسکے پانچ گن دس

ہوی تو نصفی پانچ روپی کو من اور پانچ سے گے ٹکن پندرار وپی کو
پلہ پہچان لو۔

	گو رمن کی قیمت سے درد ام لگائیگا	
سمجہہ جتنی روپی من ہوگا غلہ اڑہای سیر اوتنی آنے کا ہے		تو اوتنی ہی ٹکن کو جان پلہ یہ سید ہا گر عجب سمجہائیگا ہے

یعنی تین روپی کو من تو تین آنی کو اڑہای سیر اور تین پاو آنے
کو اڑہای پاو اور ،، تین چہٹانک آنی کو اڑہای چہٹانک
ہوتا ہے اسی گور سے قیمت کہدو۔

مثال

۵ سیر پانچ سیر پیاز
فی من سے مصہ

—

۳ ر یعنی تین آنے کو اڑہای سیر پیاز ہے بیان کے
موافق ہے۔

گورکھنڈی کی قیمت سی پالی کی دردام لگانی کا

ہو جتنی وہاں کی کھنڈی ای جان — تو صفر نکال دی کھا ناش
باقی کے نصف آنے کہدی — بی ساخت دام پالی کے

مثال

۵۰ پچاس روپی کھنڈی دہان سے لو پچاس کا صفر نکالدی پانچ رہ گی پانچ کے نصفی لئے ڈھائی آنے پائی کے آئے مگر یہ گور دو اور چار وغیرہ کے کام پر نہین آتا فقط دہائی کے لئے بہتر ہے اس لئے دوسرا گور راقم نے ایجاد کیا ہے۔

دوسرا گورکھنڈی سی قیمت سی ردام لگانی کا

پچاس وپیوت کو ملتا ہی ایک کھنڈی دہان — تو اوس پچاس کا نقطہ اوڑا کے پانچ پچھان
وہ پانچ ہی کے تو نصفی اڑھائی آنی بول — جو ایک پالی کا تجھے کوئی پوچھی مول
اسیطرح سی تو چالیس کے بنالی چار — دو آنی پالی کے کہدی بی وہ ٹہرا ہی یار
گر ایک روپیہ ہی کھنڈی تو کہئی کیا ہوگا — تو ایک پالی کے دام چار دام لگا

یہ تیس دام کا پاؤ آنہ جان لی فرضی ۔۔۔۔ سی کہنڈیونکا جو دل سی حساب کا عرضی

لگی نہ پاؤ تو پہر کیا کرین اپاؤ بتاؤ

تمہین کہو مین ایسی خفیف چیز کا بہاؤ

جانا چاہی کہ تیس روپی کو کہنڈی ہی تو تم تیس کو تین سمجھ لو اور اسکی آدہی یعنی نصفی آسانے کو پاتلی کہد و یہ عمل دس بیس تیس چالیس دہاکون مین برابر کام آتا ہے اب دقت ہوتی ہے ایک سے نو کے اہاد تک کم وبیشی قیمت مین اسلئی یہ گور ایجاد کیا ہے کہ ایک روپیہ کہنڈی ہے تو ایک پاسیلے کو چار دام کہدو اور چار دام سے حساب لگا کر تیس دام کا پاو آنہ فرضی بنا لو بہت جلد حساب [illegible] سکوگے اور یہ بہی معلوم رہے کہ سولا پائی کا من اور بیسہ پہ جیکے کہنڈی اس ملک مین مقرر ہے اور اکثر تقاضے مین اس حساب کا کام پڑتا ہے۔

مثال

للوہ کہنڈی سے پاسلے

فی کہنڈی

لہ عہ

للوپے

شہ ۶ ر

وعہ　دعہ

للعہ کھنڈی ہے ا ﻠے

ﮯ ۶ ﺭﮮ　ﺷ ۶ ر

للوپے

بیس کے نصفی دو کے آدہی ایک
آنہ تو اگانیکے اوسکے آٹہ آنے
ہوسے اب آٹہ چوک بتیس دام کے
ڈیڑہ پاؤ آنہ جو اکیس ہین ایک
روپیہ بیس پر زیادہ ہے لگادے
اسیطرح اوپرکے کو رکے
موافق ہر قسم کے کم بیشی اعداد
کی عشرات ہے قیمت لگ سکے گی

گو رتولی کی قیمت سی ماشی کے درِ دام لگانیکا

تو روپی ایک توے کا ہے بہا　دونی آنے تم ان روپی سب بنا
ثلث منہا کرو اون آنون سے　باقی ہین دام ایک ماشی سے

یک تولہ

فی تولہ لوعہ

عہ۲ر —— یعنی اٹھارانی دونی ہوی

ثلث ان آنونکا منہا کے

۶ر

۱۲ر —— ایک ماسی کی قیمت کہدو

گور تولی کی قیمت سی رتی کی در دام لگانی کا

ا ر ا بیوین کو ایک تولا ہو دونی پای وہ سب روپی کے لکھو

ا ر ا پائی کا ایک آنا جان اور اُن انون سے کے ہی رتی پہچان

مثال

یک تولہ

مرعہ

للوسے پائی مضاعف یعنی دونی ہوہین

۲ر فی رتی ۲ پائی کے حساب سی کہدی

گُر رتی کی قیمت سے ماشی کی قیمت لگانیکا

جتنی آنی کو ہی رتی ایک شے اوسکی نصفی روپی کو ماشا ہے
ورکو رتی ہے تو عقاره ار ہا ہی روپے کو ماشا کہدو۔

گُر ماشے کی قیمت سے رتی کی قیمت لگانی کا

جتنی روپیون کا ایک ماشا ہی دونی آنی کرو تماشا ہے
وہی آنی ہین اک رتی کی دام منہہ سی کہدو حساب کا کیا کام

مثال

ایک ماشہ ۱ ایک روپیہ کو ایک ماشہ
ایک رتی کو ۲ ایک رتی مضاعف کی تو ہو گی۔

گُر آنونکا ماشے سے رتی کی قیمت لگانیکا

جتنی آنیکا ماشا ہی بہائی اوسکی دیوڑی بناو تم پای
وہی پای رتی کے دام کہو آنی کے بارا پائی فرض کرو

مثال

ایک ماشہ ایک ماشہ دس آنی کو ہی تو تم دس دیوڑے
۱۰ ار

پندرہ پائی کا ایک آنہ تین پائی کہدو۔

گور گز کی قیمت سی گرہ کے قیمت لگانے کا

دس روپی کو ہی ایک گز کہو اب — ہر ڈاس آنی کو ایک گرہ بحساب
پانچ گز کو پچاس پہچانو — اور ڈاس گز کی سو روپی جانو

گور وار کی قیمت سے انچہ کی قیمت لگانی کا

چھہ روپی وار کر شجر ہو — سو لا چھکی چھیانوے کر دو

مثال

چھہ روپی وار مشجر ہو تو اوس چھہ کو سولا مین ضرب دی دہی تو نو دے چھہ ہوے اوسکا تیسر احصہ یعنی نو دا ور چھہ کے ثلث کہ بتیس ہے پس اوتنی ہی پائی کو ایک انچہ ہو گا تو بتیس پائی کے دو آنہ آٹھہ پائی ایک انچہ کا دام کہد واور اسیطرح جتنی روپی کو وار ہو سولا مین ضرب دیکر اوسکے ثلث پائی کے نبا کر ایک انچہ کی قیمت سمجھ لو

گور دستی کی قیمت سے کاغذ کے ریم کی قیمت لگانیکا۔

چار آنیکو ہی ایک دستہ جو کاغذ ہے ریم — تو اُن آنون کے سوا روپیونکو ہی سمجھو ریم

مثال

یک ریم یعنی چار آنی کو ایک دستہ ہے تو چار سوای یا پنچ
فی دستہ بہر روپی کو ریم کہدو اور دس آنی کو دستہ ہی تو دس
سوائی بے ساڑہے بارا روپیہ کو ریم ہوگا۔

گر تختی کی قیمت سے دستی کی قیمت لگانیکا

جتنی آنی کو ہو تختہ اتنی دیوڑی روپیکو بی تا مل ایک دستہ ہوتا ہی ای ہمہ

مثال

۲ ر آنے تختہ کی قیمت ہے۔

۲۴ تختہ کا دستہ ہی تو چوبیس دونی اڑتالیس آنی کے تین روپی ہوی
تو دو دیوڑی تین روپیہ کہدو۔

گر خشت وغیرہ کا ہزار کی قیمت سے سیکڑی کے لگانیکا

خشت ہی یا ہی سفال یا ہی کوئی اور چیز ایک روپی کو دو ملتی ہی ہزار ای بامتمیز
سئو کی قیمت اک روپی کی دیوڑی آنی پچھان اک روپی بہا و کو تو ایک پا ی ورجا

ایک روپیہ ہزار کوئی چیز ہو تو سو کو ایک دیوڑی ڈیڑ آنہ ایک پائی قیمت ہوئی اور دو روپیہ ہزار ہے تو سو کو دو دیوری تین پائی دو پائی قیمت کہد و دس بیس روپیہ یا صحیح رقم سیکڑے پر آتی ہے تو اس گور کا کام نہین پڑتا یہ گور تین روپیہ یا چار روپیہ یا سات روپیہ وغیرہ ہزار کے واسطے راقم نے ایجاد کیا ہے کہ جنکو سیکڑے پر تقسیم کرنا خالی وقت سے نہین ۔

مثل

۱۰۰ ۔ ایک سوخشت کی قیمت مطلوب ہے ۔

فی ہزار عہ عسم ہین تو سمجہو سات دیوڑے دس آنی ایک ہوے اور اسپر سات پائی اضافہ کرے ۔

اا ۔ ایک پائی تو ادہا آنہ ایک پائی اور بڑہا ے جملہ گیارا نے ایک پائی کہنڈی ۔

پہلا گور تنخواہ لگانی کا

جتنی ماہوار کا جو نوکر ہو اتنی ہی دام یومیہ سمجہو

جتنی دن کا خرص مہینا ہے	اوتنی ہی دام کا روپیہ ہی
ایسا گور ہے کہ پہر جواب نہین	اس سے بہتر کوئی حساب نہین

مثال

ماہوار

یوم

دام یومیہ

دام

فی روپیہ بتیس دام

عمل

جاننا چاہی کہ اگر اکیس دن کا مہینا ہے تو اکتیس دام کا روپیہ بنالو اونتیس دن کا مہینا ہے تو انتیس ہی دام کا روپیہ سمجھو جتنی ماہوار اوتنی دام یومیہ جانو اور جتنی دن کی تنخواہ دینا ہو اوس کو اتنی دونون مین ضرب کردو اوپر کے عمل کے موافق بہت صحیح اور بلا کسر یہہ حساب ہوگا۔

دوسری طریق سے تنخواہ لگا لے گا گور کہ یہہ بہی بہت بہتر ہی

ماہوار اب جتنی ایاموں کی دینا تمکو ہو پہلی ایامو مین اس ماہوار کو تم ضرب دو

خارج قسمت روپی ہین تیس پر قسمت کرو اونکی پونی لگاو پائیان اوس پر مزید	مثال	جو بچی قسمت سی اوسکی نصف کرانی ہو کثر کم آتی ہی یہ گورہے بکار آمد مزید

اکیس روپیہ ماہوار کا نوکر ہی اسکو چار روز کی تنخواہ کیا دینا چاہئی تو
تم اکیس کو چار مین ضرب دو چوراسی ہوے پھر تیس پر قسمت کرو
خارج قسمت دو ہوے اوس دو کو دو روپی سمجھو باقی بچی تقسیم کے
بعد چوبیس اوسکی نصف بارہ آنے سمجھو اور بارہ پر نے نو ہوے
اوسے نو پائی لکھہ لو۔

۲۱ ماہوار

۴ یوم

ع۲ ۱۲ ۹ پائی

دوسرا گر تیس دن کے مہینی کی تنخواہ لگانی جو بہت آسان ہی
کتنی ہو تنخواہ مقرر ماہ کی ہین جب تیس ایام — بس تم ایک روز کی سمجھو نہیں آنی دونی
سے ۳۰ روپی ماہوار ہی تو ایک روز کے رسوا چار آنی ہوے سمجھو

آٹھہ کی نصف یعنی نیمی تو چار آئی ہین اور آٹھہ کے دونی یعنی مضاعف سولا دام جسکا پاو آنہ ہوا ایک روز کی تنخواہ کہد و مختلف ماہوارین کبھی چھٹانک آنی کی کثر ہے تو کچھہ پروا مت کرو کہ پاو آنی کے اندر تنخواہ

گور داما ساہی یعنی حصہ دارونکو نفع باٹنے کا

سو روپیہ کی تھی چار حصہ دار — اوس روپیہ سی وہ کرتی تھی بیوپار
حصی دس بیس تیس اور چالیس — رکہتی آپس مین تہے بہم وہ انیس
ساٹھہ روپیہ جو نفع پاے ہین — اوسکی تقسیم کرنے آئی ہین
ساٹھہ کو پہلے دس مین ضرب دے — ہوی چھسو تو اسکو چھے سمجھو
ضرب پھر بیس سے دوبارا کر — ساٹھہ مین بارا سو کے بارا کر
تیس تین ساٹھہ ضرب کہا کر جان — ہین اٹھارا سو لیس اٹھارا مان
ساٹھہ مین ضرب کہا ی پھر چالیس — ہوی چوبیس سو کی ہتنا چوبیس
دیکہو جب ساٹھہ سے ملے میزان — ہو انشکل حساب کیا آسان
ہی یہ گور سیکڑون ہزارونکا — لاکہہ دس لاکہہ حصہ دارون کا

سبکا اوتی پہر ایک حصا	نفع سے ضرب دہا ہی کا ہر جا
جملہ حصون سے پہر کرو قسمت	ضرب تقسیم بن نہین حکمت

اصل تفصیل حصہ داران

۱۰۰ ـــ ۱۰ ـــ ۲۰ ـــ ۳۰ ـــ ۴۰

نفع

۶۰ تقسیم نفع بر حصہ داران ۶ ـــ ۱۲ ـــ ۱۸ ـــ ۲۴

حساب دریافت کرنا مجہولات کا کہ حساب کے رسالون مین کسور کے مشق کیو اسطے ایسی بہت حساب لکہی ہوی ہین ہم فقط دو حساب جنکو بزرگون نے نظم مین بیان کئی ہین بطور نمونہ لکہتی ہین

جوق زنبور سیہ بود نشستہ یکجا	چشم واکردہ بہ نظارہ کوہ و صحرا
خمس ازانجملہ پریدند بسوی مشرق	ثلث پران شدہ رفتند شمالی بہوا
انچہ فرق است بمابین ثلاث و خمس	حاصل ضرب شدہ رفتہ بعرب انجا
ماند ازان باقی یکی گشتہ بحیرت حیران	گفت باخویش بہ تنہائی ومن آہ کجا
چند عدد جملہ زنبور بہ بودند بگو	در حساب است گرامی یار ترا عقل رسا

آنکه واقف ز حسابست بگوید فوراً   پانزده جمله ز زر نبود رشته اش یا اُ

اسکا طریقہ یہ ہے کہ اول کسر کی حصوں کو ایک جا لکھو جیسا کہ ۵ ۱/۲
پھر پانچ کو ایک مین اور تین کو ایک مین جو عدد فوقانی مین ضرب دو آٹھہ
ہوئے پھر اوس پانچ کو تین مین ضرب دے پندرہ ہوئے اپنی پندرہ وان
حصہ آٹھہ کا اسکو اس شکل پہ لکھے ۸/۱۵ پھر اوس دو کو جو عدد تفاوت
ہے تین اور پانچ کی درمیان کا اوسی تین سے ضرب دے چھہ ہوئے
پھر اوس چھہ کو آٹھہ سے ملای یعنی جمع کی چودہ ہوئے اوسی اس
شکل پر لکھی ۱۴/۱۵ پھر اوس چودہ کو اس پندرہ وین حصے سے تفریق کیا
باقی رہا پندرہ وان حصہ ایک کا تو اس پندرہ وین حصے کو یعنی اوس ایک عدد
باقیماندہ کو گویا کہ وہ ایک زنبور رہتے جو رہ گئی ہے ضرب ... ی کیا سے
حاصل ضرب پندرہ ہوئی تو معلوم ہوا کہ ... ہو ... سے کے زنبور پندرہ ہے

جمع حوق زنبور

للوحب شمار

پنجم حصہ جو مشرق کیطرف — سیوم حصہ جو سمت شمال کو

اوڑی — گئے

سے زنبور — حصہ زنبور

ما ... بغرب تفاوت ما بین خمس

و ثلثہ جو مغرب کو روانہ ہوے

... زنبور

— یک زنبور جو سایل نے بیان کیا تھا۔

یک شام زنی نکو شمایل — حور اطلعت پری خصایل

در پہلوی شوی خویش خوابید — از فرط ہجوم خواب غلطید

تسبیح ز درکہ در گلو داشت — رشتہ بگسست از چپ و راست

نصفی در بر زمین فشانده — خمسش اندر بساط مانده

در دست عروس بود نہم — شوہر زان در بچید دہم

بر بود کنیز کش چہل در — کرد از در کیسہ خود شش پر

آنکس کہ دبیر تیز ہوش است — در وقت حساب سخت کوش است

گویند در ہاش چند بودند اخر چو حساب اونمودند

پنجاہ و چار صد ہمہ دُر

گشتند تو ہم بہ بین و بشمر

طریقہ اسکے حساب کا یہ ہے پہلے سب حصون کو قاعدہ کسور لکہو جیسا کہ ہم لکہتے ہین پہر کسور کے طریقے سے میزان دو

۲	۱/۱۰	۱/۹	۱/۵	۱/۲
۵	۵	۹	۵	۱
	۱	۹	۱	۱

۲
۵
۱۰
۹
۹۰

۱۰/۹۰۰ حاصل ضرب

۹۰۰ نوسی ہوے اوس مین سے آٹہ سو بیس باتیہ حصون کے نقصان کے

۹۰۰

۲۰ ۸ مانے

پنجم حصہ	نصف
۱۸۰	۴۵
دہم حصہ	**نہم حصہ**
۹۰	۱۰۰

باقی

باقی رہے اسّی پھر چالیس کو سایل نے جو عدد بیان کیا تھا

نوّے سے ضرب دی چھتیس ہزار ہوے۔

مضروب فیہ	مضروب
۴۰	۹۰

۳۶۰۰۰

پھر چھتیس ہزار کو نوّے سے تقسیم کر کے خارج قسمت

چار سو پچاس ہوے جو دانے تسبیح کے ہین۔

۹۰)۳۶۰۰۰(۴۵۰

اصل دانہ در

۳۶۰

۰۰۰

اصل دانہ جو تفصیل مین ہین۔

زمین پر	بستر پر	دولہن کے ہات مین	شوہر کی چتا
مارصت دانہ	ل دانہ	ص دانہ	صلع دانہ

للعـ دانہ جو کنیز نے چورائی تھے ۔

گو رکھتر اور مساحہ کے آگی بیان کرونگا بالفعل

گز اور گرہ اور اونکی حصونکا بیان کرتا ہون

ایک گز کی گرہ ہین سولا جان	سولوین حصہ کو گرہ پہچان
بجر بجرین شہر اور شہرین	بعد اوسکے ہین تار اور تارین
سولوین حصی ایک ایک کی ہین	ضرب کا حال پہر کہونگا مین

ایک درعہ یعنی ایک گز کے سولا گرہ اور ایک گرہ کے سولا بجر اور ایک بجر کے سولا بجرین اور ایک بجرین کے سولا شہر اور ایک شہر کے سولا شہرین اور ایک شہرین کے سولا تار اور ایک تار کے سولا تارین ہوتے ہین ۔

گز اور گرہ [illegible] کی باہمی ضرب کا بیان کرتا ہون

گز سے گز ضرب [illegible] گز ٹھہرا	جب گرہ سے ملا گرہ بھی [illegible]

بجر سے ضرب کہائے کے بجر ہوا	شہہ سے ضرب کہائے کے شہہ ہوا
ضرب بجرین مین رہا بجرین	با شہرین کے رہا شہرین
جب گرہ سے گرہ کو ضرب ہے	تو وہ یکدرجہ گہٹ کے بجر بنی
جب سب آپس مین ضرب کہاتی مین	ایکدرجہ اترتے جاتے ہین

سمجہو گز سے گز ضرب کہا کر گز ہوتا ہے اور گرہ سے ضرب کہا کر گرہ اور بجر اور بجرین اور شہہ اور شہرین جس سے ضرب کہاتا ہے بس وہی ہوتا ہے پہر یہ یاد رکہو کہ گرہ سے گرہ ضرب کہائی تو بجر ہوتی ہے اور بجر بجر سے ضرب کہائی تو بجرین ہوتی ہے اور بجرین بجرین سے ضرب کہائے تو شہہ ہوتا ہے اور شہہ شہہ سے ضرب کہا یا تو شہرین ہوتی ہے اور تارتارین کی نوبت بیش قیمتی یا رچے مین بہی نہین آتی ہے۔

مثال کثرکی

پیمایش کی

ایک پارچہ ہے کہ جسکا طول او رعرض موافق ذیل کے ہو تو پیمایش ایسی کرو۔

عرض	طول
یک درعہ	۱۰ درعہ
دو بجر	۷ گرہ

مکثر

۱۰ درعہ

۸ گرہ

۴ بجر ۱۴ بجرین

پہلے دس گز کو ایک گز مین ضرب دے دس گز ہوے پہر سات گرہ کو ایک گز مین ضرب دے سات گرہ ہوے پہر دو کو دس گز مین ضرب دے بیس بجر ہوے سولا بجر کے ایک گرہ اور چار بجر لکہی پہر دو بجر کو سات گرہ مین ضرب دے چودا بجرین ہوے